بلند آواز سے تکبیر کہنے کے لیے لقمہ دینا

مجیب: مولانا محمد سعید عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-1836

تاریخ اجراء: 01 محرم الحرام 1445ھ/20 جولائی 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ظہر کی نماز میں امام صاحب نے تکبیر رکوع بلند آواز سے نہیں کہی اور امام صاحب رکوع میں چلے گئے اور مقتدی کھڑے رہے، 3 بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار برابر وقت گزر جانے کے بعد لقمہ دیا گیا پھر امام صاحب نے لقمہ دینے کی وجہ سے رکوع ہی میں بلند آواز سے اللہ اکبر کہا، تب سب رکوع میں گئے اور آخر میں امام صاحب نے سجدہ سہو کیا تو کیا نماز ہو گئی یا اعادہ کرے؟

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

رکوع میں جاتے وقت امام کا بلند آواز سے تکبیر پڑھنا سنت ہے، واجب نہیں کہ اس کے ترک سے نماز میں ایسا خلل واقع ہو، جس کی درستگی کے لیے لقمہ کی ضرورت ہو، لہذا یہاں بے محل لقمہ دینے کی وجہ سے لقمہ دینے والے کی اور اس کا لقمہ لینے کی وجہ سے امام صاحب اور تمام مقتدیوں کی نماز فاسد ہو گئی، سجدہ سہو سے اس کا تدارک نہیں ہو سکتا لہٰذا اس نماز میں شامل تمام افراد امام و مقتدی، سبھی کو اس نماز کو از سرے نو پڑھنا فرض ہے۔

امام کے بلند آواز سے تکبیر کہنے کے متعلق مراقی الفلاح میں ہے: "ویسن جھر الامام بالتکبیر" ترجمہ: امام کا جہر سے تکبیر کہنا سنت ہے۔ (مراقی الفلاح، صفحہ 143، مکتبۃ المدینہ)

اور بے محل لقمہ دینے پر امام اہل سنت فرماتے ہیں: "غور کیجئے تو اس صورت میں بھی اس بتانے کا محض لغو و بے حاجت واقع ہونا اور اصلاح نماز سے اصلاً تعلق نہ رکھنا ثابت کہ جب امام قعدہ اولٰی میں اتنی تاخیر کر چکا جس سے مقتدی اس کے سہو پر مطلع ہوا تو لاجرم یہ تاخیر بقدر کثیر ہوئی اور جو کچھ ہونا تھا یعنی ترک واجب و لزوم سجدہ سہو وہ ہو چکا اب اس کے بتانے سے مرتفع نہیں ہو سکتا اور اس سے زیادہ کسی دوسرے خلل کا اندیشہ نہیں جس سے بچنے کو یہ فعل کیا جائے کہ غایت درجہ وہ بھول کر سلام پھیر دے گا پھر اس سے نماز تو نہیں جاتی وہی سہو کا سہو رہے گا، ہاں جس وقت سلام

شروع کرتا اس وقت حاجت متحقق ہوتی اور مقتدی کو بتانا چاہیے تھا کہ اب نہ بتانے میں خلل و فساد نماز کا اندیشہ ہے کہ یہ تو اپنے گمان میں نماز تمام کر چکا، عجب نہیں کہ کلام وغیرہ کوئی قاطع نماز اس سے واقع ہو جائے، اس سے پہلے نہ خلل واقع کا ازالہ تھا نہ خلل آئندہ کا اندیشہ، تو سوا فضول و بے فائدہ کے کیا باقی رہا، لہٰذا مقتضائے نظر فقہی پر اس صورت میں بھی فسادِ نماز ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد7، صفحہ264، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم